OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾International Journal of
Islamic Thought﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:5, Issue: 1, Jan -March 2026 PP: 21-34

جدید ماحولیاتی مسائل اور اسلامی تعلیمات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Modern Environmental Challenges and Islamic Perspectives: An Analytical Study

Shahzaina Jabeen
Ph.D. Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Gujrat Pakistan
Email: Shahzainajabeen@gmail.com

Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari
Head, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Pakistan
Email: hamid.farooq@uog.edu.pk

Abstract

This article explores the critical issue of global warming and climate change through the lens of Islamic theology and modern environmental science. Global warming, defined as the gradual increase in the Earth's average temperature due to human activities, has led to severe ecological imbalances, including rising sea levels, melting glaciers, and extreme weather patterns. The study highlights that these environmental crises are not merely technical or scientific problems but are deeply rooted in human behavior, greed, and the mismanagement of natural resources.From an Islamic perspective, the Earth is an "Amanah" (trust) from Allah, and human beings are appointed as "Khalifah" (stewards) responsible for its protection. The Quranic concept of "Mizan" (balance) emphasizes that the universe was created in a perfect state of equilibrium, which humanity has disrupted through "Israf" (waste) and "Fasad fil-Ardh" (corruption on earth). The article underscores that current environmental degradation is a direct consequence of "what human hands have earned," as stated in the Quran.To address these challenges, the research presents Islamic solutions derived from the Quran and Sunnah. These include the religious obligation of afforestation (tree planting), which is categorized as "Sadaqah Jariyah" (ongoing charity), and the imperative of moderation in resource consumption. The Prophet Muhammad's (PBUH) teachings on water conservation – even when performing ablution by a flowing river – serve as a timeless model for sustainable living. The article concludes that a return to spiritual and ethical values, combined with scientific efforts, is essential for restoring the natural balance. By adopting a lifestyle of "I'tidal" (moderation) and responsibility, humanity can mitigate the impacts of global warming and ensure a habitable planet for future generations.

Keywords: *Global Warming, Climate Change, Stewardship (Khilafah), Environmental Ethics, Sustainable Development.*

CC BY

تعارف

کائنات کا تخلیقی نظام ایک حسین توازن اور فطری ہم آہنگی پر مبنی ہے، جہاں ہر عنصر دوسرے کے لیے ناگزیر ہے۔ تاہم، دورِ جدید میں انسانی حرص اور صنعتی ترقی کی بے ہنگم دوڑ نے اس توازن کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلی اس وقت کرہ ارض کے سب سے بڑے چیلنجز بن کر ابھرے ہیں۔ سائنسی نقطہ نظر سے زمین کے اوسط درجہ حرارت میں بتدریج اضافہ، گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج اور قدرتی جنگلات کی کٹائی نے دنیا بھر میں سیلاب، قحط اور حیاتیاتی تنوع کے خاتمے جیسی آفات کو جنم دیا ہے۔ اسلام، جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، ان مسائل کا نہ صرف ادراک کرتا ہے بلکہ ان کا جامع حل بھی پیش کرتا ہے۔ اسلام کی رو سے انسان زمین کا مالک نہیں بلکہ اللہ کا "خلیفہ" اور "امین" ہے، جس کے ذمے کائنات کے وسائل کی حفاظت اور ان کا منصفانہ استعمال ہے۔ قرآن مجید نے چودہ سو سال قبل ہی خبردار کر دیا تھا کہ خشکی اور تری میں فساد انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوگا[1]۔ یہ آرٹیکل اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح اسلامی تعلیمات، جیسے کہ اعتدال، شجر کاری اور وسائل کی بچت، کو اپنا کر ہم اس عالمی ماحولیاتی بحران پر قابو پا سکتے ہیں اور زمین کے فطری توازن کو دوبارہ بحال کر سکتے ہیں۔

گلوبل وارمنگ اور آب و ہوا کی تبدیلی

گلوبل وارمنگ اور آب و ہوا کا آپس میں گہرا تعلق ہے، کیونکہ گلوبل وارمنگ زمین کے درجہ حرارت میں بتدریج اضافے کا نام ہے جو براہ راست آب و ہوا کے نظام کو متاثر کرتا ہے۔ جب فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین اور دیگر گرین ہاؤس گیسوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو زمین کی سطح زیادہ حرارت جذب کرنے لگتی ہے، جس سے موسموں کے قدرتی توازن میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ نتیجتاً کہیں بارشیں معمول سے زیادہ اور کہیں بالکل کم ہونے لگتی ہیں، بعض علاقوں میں سخت گرمی جبکہ کچھ علاقوں میں شدید سردی یا طوفان دیکھنے میں آتے ہیں۔ یوں گلوبل وارمنگ صرف درجہ حرارت کے بڑھنے تک محدود نہیں رہتی بلکہ پورے آب و ہوا کے نظام میں غیر متوقع تبدیلیوں کا باعث بنتی ہے، جس کے اثرات زراعت، ماحول، حیوانات اور انسانی زندگی تک پھیل جاتے ہیں[2]۔

گلوبل وارمنگ کے اثرات اور اسلامی تعلیمات

گلوبل وارمنگ دراصل زمین کے درجہ حرارت میں بتدریج اضافے کو کہا جاتا ہے جو انسانی سرگرمیوں، خصوصاً ایندھن کے بے جا استعمال، درختوں کی کٹائی، اور فضائی آلودگی کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں موسم کی شدت، سمندری طوفان، قحط، برف پگھلنے، اور سیلاب جیسے خطرناک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ تبدیلیاں نہ صرف ماحول بلکہ انسانی صحت، معیشت، اور حیاتیاتی نظام کے لیے بھی سنگین خطرہ بن چکی ہیں[3]۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کو زمین پر "خلیفہ" بنایا گیا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ"[4]

یعنی اللہ نے انسان کو زمین کا نگہبان اور ذمہ دار بنایا ہے۔

اس لیے اسلام انسان کو ماحول کی حفاظت، توازن اور صفائی کا حکم دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"زمین پر شجر کاری کرنا صدقہ ہے"[5]

اور ایک اور حدیث میں فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"

"جو شخص درخت لگائے اور اس سے انسان یا جانور فائدہ اٹھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ جاریہ ہے" [6]

اسلامی نقطۂ نظر سے گلوبل وارمنگ کے اسباب دراصل فضول خرچی، قدرتی وسائل کا ضیاع، اور زمین میں فساد پھیلانے جیسے اعمال ہیں جن سے قرآن نے سختی سے منع کیا ہے:

"وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"[7]

لہٰذا اسلامی تعلیمات ہمیں ترغیب دیتی ہیں کہ ہم ماحول کا تحفظ کریں، پانی، توانائی اور زمین کے وسائل کو اعتدال کے ساتھ استعمال کریں، درخت لگائیں، اور آلودگی پھیلانے والے عوامل سے اجتناب کریں[8]۔ اس طرح اسلام نہ صرف روحانی بلکہ ماحولیاتی فلاح کا بھی ضامن ہے۔ عصر حاضر میں گلوبل وارمنگ ایک عالمی مسئلہ ہے جو انسانی بقاء، معیشت، اور قدرتی نظام کے لیے خطرہ بن چکا ہے۔ ''گلوبل وارمنگ'' سے مراد زمین کے اوسط درجہ حرارت میں وہ غیر معمولی اضافہ ہے جو انسانی سرگرمیوں، خصوصاً صنعتی انقلاب کے بعد سے، کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین اور دیگر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کے باعث پیدا ہوا ہے۔ یہ عمل ماحول کے توازن کو بگاڑ رہا ہے اور زمین پر زندگی کے تمام مظاہر کو متاثر کر رہا ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کو نہ صرف روحانی بلکہ سماجی اور فطری نظام میں بھی توازن قائم رکھنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اس لیے گلوبل وارمنگ کے تناظر میں اسلامی تعلیمات ایک جامع حل پیش کرتی ہیں۔

گلوبل وارمنگ کے اسباب

دورِ جدید میں صنعتی ترقی کے نام پر توانائی کے غیر محتاط استعمال، جنگلات کی کٹائی، فضائی و آبی آلودگی، اور شہری فضلے کا غلط استعمال گلوبل وارمنگ کے بنیادی اسباب میں شامل ہے۔ انسان نے ترقی کے حصول کے لیے قدرتی وسائل کا بے رحمانہ استعمال کیا، جس کے نتیجے میں زمین کی فضا میں کاربن کی مقدار بڑھ گئی اور سورج کی گرمی زمین پر قید ہونے لگی[9]۔

اسلام ان تمام عوامل سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے جن سے "فساد فی الارض" پھیلتا ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ"[10]

"خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے ان اعمال کے سبب جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جب انسان اپنی خواہشات کے تابع ہو کر قدرتی نظام کو بگاڑتا ہے تو نتیجہ تباہی کی صورت میں نکلتا ہے۔

گلوبل وارمنگ کے اثرات

گلوبل وارمنگ کے اثرات عالمگیر سطح نمایاں ہو چکے ہیں۔ درجہ حرارت کے بڑھنے سے قطبین کی برف پگھل رہی ہے، جس کے باعث سمندر کی سطح بلند ہو رہی ہے اور کئی ساحلی علاقے خطرے میں ہیں۔ غیر متوقع بارشیں، خشک سالی، طوفان، سیلاب، اور قحط عام ہو گئے ہیں۔ کھیتوں کی پیداوار متاثر ہو رہی ہے، پینے کے پانی کی قلت بڑھ رہی ہے، اور انسانوں کے ساتھ ساتھ حیوانات و نباتات کی بقاء کو بھی خطرہ لاحق ہے۔

ماہرین کے مطابق اگر درجہ حرارت میں اسی طرح اضافہ ہوتا رہا تو آئندہ صدی کے وسط تک دنیا کے کئی حصے غیر آباد ہو جائیں گے۔ اس بحران کا سب سے زیادہ اثر غریب اور ترقی پذیر ممالک پر پڑ رہا ہے جہاں وسائل محدود ہیں اور آبادی زیادہ ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے یہ سب مظاہر دراصل انسان کے ظلم، کوتاہی اور امانت میں خیانت کا نتیجہ ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

"إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ... فَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ"[11]

یعنی زمین و آسمان پر امانت ڈالی گئی مگر انسان نے اسے اٹھایا۔

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو زمین و ماحول کی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی ہے، اور جب وہ اس میں خیانت کرتا ہے تو نتائج تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات اور ماحولیاتی ذمہ داری

اسلام فطرت کے ساتھ ہم آہنگی، صفائی، توازن، اور عدل کا درس دیتا ہے۔ قرآن و سنت میں بے شمار آیات و احادیث ایسی ہیں جو ماحولیاتی تحفظ اور قدرتی وسائل کے درست استعمال کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔

زمین میں توازن قائم رکھنا:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ، أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ"[12]

یعنی اللہ نے آسمان کو بلند کیا اور توازن قائم کیا تاکہ تم اس توازن کو نہ بگاڑو۔

یہ آیت انسان کو قدرتی نظام میں توازن برقرار رکھنے کی تلقین کرتی ہے، جو ماحولیاتی استحکام کی بنیاد ہے۔

فضول خرچی سے بچاؤ:

اسلام میں اسراف اور تبذیر کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ"[13]

توانائی، پانی اور خوراک کا ضیاع دراصل اسی تبذیر میں شامل ہے جو ماحولیاتی بحران کو بڑھاتا ہے۔

درخت لگانے کی ترغیب:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"

"جو مسلمان درخت لگائے اور اس سے کوئی انسان یا جانور فائدہ اٹھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے"[14]

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام درخت لگانے کو نہ صرف نیکی بلکہ صدقہ جاریہ قرار دیتا ہے[15]۔

پانی اور فطری وسائل کا اعتدال سے استعمال:

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے وضو کے دوران فرمایا:

"پانی ضائع مت کرو چاہے تم بہتے دریا کے کنارے وضو کر رہے ہو"[16]

یہ تعلیم ماحولیاتی تحفظ کی اعلیٰ مثال ہے کہ اسلام اعتدال اور ذمہ داری کا درس دیتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے گلوبل وارمنگ کا حل

اسلام کے نزدیک ماحولیاتی بحرانوں کا خاتمہ انسان کے رویے کی بہتری سے وابستہ ہے۔ اگر انسان دوبارہ اللہ کی مقرر کردہ حدود میں زندگی گزارنا شروع کردے، اسراف، لالچ، اور بے احتیاطی کو ترک کردے تو زمین کا توازن بحال ہو سکتا ہے[17]۔

اسلامی تعلیمات درج ذیل عملی اقدامات کی ترغیب دیتی ہیں:

قدرتی وسائل کے درست اور متوازن استعمال کو برقرار رکھنا۔

شجرکاری کو عام کرنا۔

صنعتی فضلے اور آلودگی کو کم کرنا۔

پانی، توانائی اور خوراک کے استعمال میں اعتدال۔

ماحولیاتی آگاہی کو دینی تعلیمات کا حصہ بنانا۔

ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف ماحول کی حفاظت کی سکتی ہے بلکہ گلوبل وارمنگ کے اثرات کو بھی کم کر سکتا ہے۔

گلوبل وارمنگ محض ایک سائنسی یا ماحولیاتی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی اور انسانی ذمہ داری سے بھی وابستہ ہے۔ اسلام نے چودہ صدیاں قبل ہی انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ زمین اللہ کی امانت ہے اور اس میں فساد پھیلانا گناہ ہے۔ اسلامی معاشرہ ان باتوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اگر قدرتی وسائل کو امانت سمجھ کر استعمال اچھا کریں، اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھیں تو موجودہ نسل کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلیں بھی ایک بہتر اور محفوظ ماحول میں زندگی گزار سکیں گی۔

اسلام کے مطابق حفاظت زمین صرف ایک سائنسی ضرورت نہیں بلکہ عبادت کا درجہ رکھتی ہے، کیونکہ اس سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے اور یہی اصل خلافت ارضی کا تقاضہ یہی ہے۔

جنگلات کا زوال اور ماحول کا عدم توازن

درجہ حرارت کے بڑھنے اور بارشوں کے غیر متوازن ہونے سے دنیا بھر میں جنگلات متاثر ہو رہے ہیں۔ درخت خشک ہو رہے ہیں، جنگلات میں آگ لگنے کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔ جنگلات زمین کے "پھیپھڑے" ہیں، جو کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ ان کی تباہی سے فضا میں کاربن کی مقدار مزید بڑھتی ہے اور گلوبل وارمنگ تیز ہو جاتی ہے[18]۔

سمندری حیات کی تباہی

گلوبل وارمنگ سے سمندروں کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے جس کے باعث مرجان کی چٹانیں (Coral Reefs) تباہ ہو رہی ہیں، مچھلیوں کی اقسام ختم ہو رہی ہیں اور سمندری نظام کا توازن بگڑ رہا ہے۔ چونکہ کروڑوں انسانوں کا انحصار سمندری خوراک پر ہے، اس لیے یہ عمل غذائی بحران کو مزید بڑھا رہا ہے۔

زمینی حرکات میں شدت کا بڑھ جانا

برف پگھلنے سے زمین کی سطح پر دباؤ کی تقسیم میں تبدیلی آتی ہے، جس کے نتیجے میں زلزلے اور آتش فشانی سرگرمیاں بڑھنے لگتی ہیں۔ اگرچہ یہ اثرات بالواسطہ ہیں، لیکن ماہرین کے مطابق قطبین میں برف پگھلنے کی رفتار زمین کی ساخت پر اثر انداز ہو رہی ہے[19]۔

موسمی مہاجرت (Climate Migration)

درجہ حرارت کے بڑھنے، قحط اور سمندر کی سطح بلند ہونے کے باعث لاکھوں لوگ اپنے علاقوں سے ہجرت پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق 2050 تک 200 ملین سے زائد افراد صرف ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے بے گھر ہو جائیں گے۔ اس سے عالمی سطح پر سیاسی اور سماجی مسائل پیدا ہوں گے۔

آب و ہوا کی تبدیلی سے توانائی کے ڈھانچے پر بوجھ

گرمیوں میں زیادہ درجہ حرارت کے باعث بجلی اور ایندھن کی کھپت بڑھ جاتی ہے۔ اس سے نہ صرف توانائی کی قلّت پیدا ہوتی ہے بلکہ بجلی کے نظام پر دباؤ بڑھنے سے لوڈ شیڈنگ اور توانائی کا بحران پیدا ہو جاتا ہے۔

برف پگھلنے کی وجہ سے آبی طغیانی

پاکستان، بھارت، نیپال اور چین جیسے ممالک کے پہاڑی علاقوں میں موجود گلیشیئرز تیزی سے پگھل رہے ہیں۔ یہ عمل دریاؤں کے بہاؤ کو غیر متوازن بنا دیتا ہے۔ کبھی شدید بہاؤ سے سیلاب آ جاتا ہے اور کبھی پانی کی شدید قلّت ہو جاتی ہے۔

جانداروں کے مسکن کی تبدیلی

کئی جانور اور پرندے جو مخصوص درجہ حرارت میں رہتے تھے، اب نسبتاً سرد علاقوں کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ اس سے قدرتی توازن متاثر ہو رہا ہے کیونکہ ان کے رہائشی علاقوں میں خوراکی زنجیر (Food Chain) ٹوٹ رہی ہے۔

سرد علاقوں میں حیات کا زوال

قطبی علاقوں میں رہنے والے لوگ، خاص طور پر Inuit اور Eskimo قومیں، اپنی روایتی طرز زندگی کھو رہی ہیں۔ برف کے پگھلنے سے ان کے شکار، رہائش اور آمد و رفت کے ذرائع ختم ہو رہے ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلیوں کی شدت میں اضافہ

گلوبل وارمنگ کے باعث سمندری طوفان (Hurricanes)، گرد آلود آندھیاں، اور جنگلات کی آگ پہلے سے زیادہ طاقتور اور تباہ کن ہو چکی ہیں۔ ان کی شدت میں اضافہ انسانوں، جانوروں اور قدرتی ماحول سب کے لیے خطرہ ہے۔

غذائی بحران اور معاشی دباؤ

زرعی پیداوار متاثر ہونے کے باعث دنیا بھر میں خوراک کی قلّت اور قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں غذائی عدم تحفظ بڑھ رہا ہے، اور کروڑوں لوگ غذائی قلّت (Malnutrition) کا شکار ہو رہے ہیں۔

آبی وسائل کی قلّت

درجہ حرارت کے بڑھنے سے دریاؤں اور جھیلوں کا پانی تیزی سے بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ بارشوں کے نظام کے بگڑنے سے پانی کے ذخائر کم ہو رہے ہیں۔ نتیجتاً دنیا کے کئی خطے مثلاً افریقہ، مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا شدید پانی کے بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔

ویلیم پی کوننگھم نے بھی آبی آلودگی کو یوں بیان کیا ہے کہ آبی آلودگی سے مراد پانی کے وصف میں ایسی طبعی حیاتیاتی اور کیمیائی تبدیلی کو جانداروں کو برے طرح سے متاثر کرے یا مطلوبہ استعمال کے لیے نامناسب بنا دیں اب یہ آلودگی کی مختلف وجوہات ہیں۔ قدرتی طور پر نمکیات میں نباتات اور مٹی کا شامل ہونا یا گھریلو سیوریج سے آلودہ جزا و دیگر کیمیاتی مرکبات میں شامل

ہوتا ہے۔20

حیوانات میں بیماریاں بڑھنا

گرمی اور نمی کے بڑھنے سے کیڑوں اور جراثیموں کی افزائش بڑھ جاتی ہے۔ اس سے نہ صرف انسان بلکہ مویشی اور جنگلی جانور بھی نئی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس سے خوراک اور دودھ کی پیداوار میں کمی آتی ہے۔

سیاحتی ماحول کی بربادی

برفانی علاقے جیسے ہمالیہ، سوئٹزرلینڈ، اور گلیشیرز پر مبنی سیاحتی علاقے اپنی قدرتی خوبصورتی کھو رہے ہیں۔ اس سے نہ صرف ماحولیاتی نقصان بلکہ سیاحت سے وابستہ معیشت پر بھی منفی اثر پڑ رہا ہے۔

ماحولیاتی حقوق کا بحران

گلوبل وارمنگ سے سب سے زیادہ متاثر وہ ممالک ہیں جو اس کے ذمہ دار کم ہیں، جیسے افریقی اور جنوبی ایشیائی ممالک۔ امیر ممالک صنعتی آلودگی پھیلا کر فائدہ اٹھاتے ہیں جبکہ غریب ممالک اس کے نقصانات بھگتتے ہیں۔ یہ صورتحال عالمی سطح پر اخلاقی اور معاشرتی ناانصافی کو جنم دے رہی ہے۔

انسانی رویوں اور احساسات پر اثراندازی

شدید موسم، نقل مکانی، معاشی دباؤ اور خوف کی کیفیت نے انسانوں میں ذہنی تناؤ (Stress)، ڈپریشن، اور عدم تحفظ کے احساس میں اضافہ کیا ہے۔ ماہرین اس رجحان کو "Eco-Anxiety" کہتے ہیں یعنی ماحولیاتی تباہی کا خوف۔

آب و ہوا کی تبدیلی کے خلاف اسلامی اقدامات

عالمی درجہ حرارت میں اضافہ صرف ماحولیاتی نظام تک محدود نہیں رہا بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو پر چھا گئے ہیں۔ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو آئندہ نسلیں ایک غیر محفوظ، غیر متوازن اور غیر آباد زمین ورثے میں پائیں گی۔ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ فطرت سے ٹکرانے کے بجائے اس کے ساتھ موافقت پیدا کرے، توانائی کے صاف ذرائع اپنائے، درخت لگائے، اور فضائی آلودگی پر قابو پائے۔

آب و ہوا کی تبدیلی کے قرآنی اصول

عصر حاضر میں آب و ہوا کی تبدیلی ایک سنگین ماحولیاتی چیلنج ہے۔ درجہ حرارت میں اضافہ، گلوبل وارمنگ، بارشوں کے نظام میں تبدیلی، سمندروں کی سطح بلند ہونا اور قدرتی آفات کی کثرت یہ سب انسانی رویوں کا نتیجہ ہیں۔ قرآن مجید، جو کہ انسانیت کے لیے ہدایت کا جامع منشور ہے، اس نے انسان اور کائنات کے تعلق کو نہایت متوازن، عدل و احسان پر مبنی اصولوں کے تحت بیان کیا ہے۔ قرآن ہمیں سکھاتا ہے کہ زمین اور اس کے ماحول کی حفاظت عبادت کا ایک حصہ ہے، کیونکہ یہ اللہ کی امانت ہے۔

انسان، زمین کا خلیفہ اور محافظ

قرآن میں ارشاد ہے:

"وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"[21]

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنایا، یعنی زمین کی نگرانی، اصلاح اور حفاظت اس کی ذمہ داری ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو زمین کے وسائل کے ساتھ عدل اور ذمہ داری کا سلوک کرنا چاہیے، نہ کہ ان کا بے جا استحصال۔

زمین میں فساد پھیلانے کی ممانعت

قرآن کہتا ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ"[22]

"خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے لوگوں کے اعمال کے سبب سے"

یہ آیت آج کے دور کے ماحولیاتی بحران پر بالکل صادق آتی ہے۔ صنعتی آلودگی، درختوں کی کٹائی، زہریلی گیسوں کا اخراج اور فطری توازن کی بربادی — یہ سب انسانی اعمال کے نتیجے میں زمین پر "فساد" پھیلا رہے ہیں۔

قرآن ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ اگر انسان اپنی روش نہ بدلے تو قدرتی نظام خود اس کے خلاف بغاوت کرے گا۔

توازن و ہم آہنگی کی بنیاد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ، أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ"[23]

"اللہ نے آسمان کو بلند کیا اور توازن قائم کیا، تاکہ تم توازن میں حد سے نہ بڑھو"

یہ آیات کائناتی نظام کے اندرونی توازن (Eco Balance) کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

قرآن انسان کو یہ اصول دیتا ہے کہ توازن قائم رکھنا ایمان کا تقاضا ہے۔ ماحولیاتی توازن کی بربادی دراصل "طغیان" یعنی سرکشی کے زمرے میں آتی ہے۔

اسراف اور بے جا خرچ سے اجتناب

قرآن کا حکم ہے:

"وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"[24]

"اسراف نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"

اسراف یعنی ضرورت سے زیادہ استعمال آج کے ماحولیاتی بحران کی جڑ ہے۔ پانی، توانائی، درختوں، زمین اور معدنیات کے غیر ضروری استعمال نے ماحول کو تباہ کر دیا ہے۔ قرآن واضح طور پر اس رویے کو ناپسندیدہ اور اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ عمل قرار دیتا ہے[25]۔

قدرتی وسائل اللہ کی عطا کردہ نعمت ہیں، ان کی حفاظت فرض ہے

قرآن میں بار بار اللہ تعالیٰ نے انسان کو یاد دلایا کہ:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"[26]

پانی کو زندگی کی بنیاد بتایا گیا ہے۔

اسی طرح زمین، ہوا، درخت، پہاڑ اور چرند پرند سب اللہ کی تخلیق ہیں، جن کی حفاظت دراصل اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔

قرآن ہمیں یہ اصول دیتا ہے کہ جو نعمتیں ضائع کی جائیں، ان کے بارے میں انسان سے بازپرس ہوگی۔

زمین کی بہتری اور سنوارنے کا فریضہ

قرآن کہتا ہے:

"وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"[27]

یعنی: زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔

یہ اصول واضح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایک متوازن، پاکیزہ اور منظّم نظام کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ اس نظام میں مزید اصلاح کرے، نہ کہ بگاڑ پیدا کرے۔ ماحولیاتی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، اور فطرت کی تباہی "فساد فی الارض" کے مصداق ہیں۔

قدردانی اور دیانت داری کا اصول

قرآن میں فرمایا گیا:

"إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ..."[28]

زمین اور اس کے وسائل امانت ہیں، ملکیت نہیں۔

انسان اگر اس امانت میں خیانت کرتا ہے تو وہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے مجرم ہے۔ ماحولیاتی اصولوں کی بنیاد اسی "امانت داری" پر ہے — یعنی زمین کو اگلی نسلوں کے لیے بہتر حالت میں چھوڑنا[29]۔

محنت، پیداوار اور معاشی توازن کا قرآنی نظریہ

قرآن بار بار "انبات" (پیدا کرنا، اگانا) کا ذکر کرتا ہے۔

"أَفَرَأَيْتُم مَا تَحْرُثُونَ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ"[30]

یعنی: کیا تم نے دیکھا جو تم بوتے ہو؟ کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟

یہ آیت انسان کو اس کی عاجزی یاد دلاتی ہے اور فطرت کے ساتھ تعلق میں احترام پیدا کرتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں درخت لگانا صدقۂ جاریہ ہے، جو براہِ راست ماحولیاتی اصلاح سے جڑا ہوا عمل ہے۔

فطری عناصر کی صفائی اور حفاظت

قرآن نے بار بار طہارت (پاکیزگی) کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔

یہ صرف جسمانی نہیں بلکہ ماحولیاتی پاکیزگی بھی ہے۔

قرآن کہتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ"[31]

یعنی اللہ پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

یہ اصول مسلمانوں کے لیے ایک ماحولیاتی ضابطہ ہے کہ وہ ماحول، پانی، فضا اور زمین کو صاف رکھیں۔

قرآن مجید میں ماحولیاتی توازن، زمین کی حفاظت، اور فطرت کے احترام کے اصول واضح طور پر بیان ہوئے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق، آب و ہوا کی تبدیلی کا حل صرف سائنسی یا تکنیکی نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے۔ جب انسان شکر، توازن، عدل اور امانت کے اصولوں پر عمل کرے گا تو زمین ایک بار پھر امن، سرسبزی اور اعتدال کی طرف لوٹ آئے گی[32]۔

فطری توازن کی بحالی کے لیے قرآنی اصول

خالق کائنات نے دنیا کو نظم و توازن کے حسین ربط کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ زمین و آسمان، سورج و چاند، دن و رات، سمندر و پہاڑ، درخت و جانور — سب ایک مخصوص ترتیب، مقدار اور توازن کے ساتھ اپنے اپنے دائرۂ کار میں مصروف عمل ہیں۔

یہی توازن نظام فطرت یا فطری توازن (Natural Balance) کہلاتا ہے۔

قرآن مجید نے بارہا انسان کو اس توازن کی اہمیت یاد دلائی ہے اور تاکید کی ہے کہ وہ اس خدائی نظام میں فساد نہ پھیلائے بلکہ اسے برقرار رکھے۔

فطری توازن کی تعریف

فطری توازن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے تمام اجزاء کو اس طرح باہمی ربط اور ہم آہنگی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہر شے دوسری کے وجود کے لیے مفید اور ضروری ہے۔ اگر کائنات کے کسی حصے میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو سارا نظام متاثر ہوتا ہے۔

مثلاً: درختوں کی کمی سے فضا میں آکسیجن کی مقدار کم اور کاربن ڈائی آکسائیڈ میں اضافہ ہو جائے گا[33]۔

اگر بارش کا نظام بگڑ جائے تو زمین کی زرخیزی ختم ہو جائے گی۔

اگر سمندر کی سطح بلند ہو جائے تو آبادیاں ڈوب جائیں گی۔

یہ تمام مثالیں اس بات کی دلیل ہیں کہ کائنات ایک باقاعدہ توازن پر قائم ہے۔

فطری توازن کا قرآنی تصور

قرآن مجید نے فطری توازن کو "میزان" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ، أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ"[34]

یعنی: اللہ نے آسمان کو بلند کیا اور توازن قائم کیا، تاکہ تم توازن میں حد سے نہ بڑھو۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ توازن صرف کائناتی یا مادی اصول نہیں بلکہ الٰہی قانون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو ایک مخصوص حد اور مقدار میں رکھا ہے۔ قرآن کا پیغام یہ ہے کہ انسان اس حد سے تجاوز نہ کرے۔ یعنی فطرت کے نظام میں ایسی مداخلت نہ کرے جو توازن کو بگاڑ دے[35]۔

فطری توازن کی اقسام

ماحولیاتی توازن (Environmental Balance):

قدرت کے تمام عناصر جیسا کہ درخت، پانی، زمین، فضا، پہاڑ، دریا اور جانور سب مل کر ایک قدرتی نظام بناتے ہیں۔

جب ان میں کسی ایک عنصر کی زیادتی یا کمی ہو جاتی ہے، تو فطری توازن درہم برہم ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر، جنگلات کی کٹائی اور فضا کی آلودگی موسمی تغیرات کا باعث بنتی ہے۔

جسمانی توازن (Biological Balance):

زندگی کی بقاء و تسلسل کے لیے مختلف عناصر ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔

نباتات کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے آکسیجن پیدا کرتی ہیں، جو انسان کے لیے ضروری ہے۔
اگر یہ عمل رک جائے تو زندگی ناممکن ہو جائے۔

سماجی اور اخلاقی توازن (Moral Balance):

قدرت کا توازن محض ماحول تک محدود نہیں بلکہ انسانی اخلاق اور معاشرت پر بھی لاگو ہوتا ہے۔
ظلم، لالچ، ناانصافی اور اسراف جیسے اعمال انسانی معاشرے میں روحانی عدم توازن پیدا کرتے ہیں۔

فطری توازن بگڑنے کی وجوہات

قرآن مجید نے انسان کے غلط رویوں کو فطری توازن کی خرابی کی بنیادی وجہ قرار دیا ہے:
"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ"[36]
یعنی: خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے لوگوں کے اعمال کے سبب سے۔
یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ زمین میں جو موسمی تبدیلیاں، قحط، سیلاب، آلودگی اور ماحولیاتی آفات رونما ہو رہی ہیں، وہ انسان کی اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہیں۔

فطری توازن بگاڑنے کے چند اسباب:

حد سے زیادہ صنعتی آلودگی
جنگلات کی کٹائی
فضول خرچی اور وسائل کا ضیاع
زمین اور پانی کی آلودگی
زندگی کی بقاء و تسلسل
فطری توازن برقرار رکھنے کے قرآنی اصول

اعتدال کا اصول

قرآن نے ہر چیز میں میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیا:
"وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا"[37]
یعنی درمیانی امت بنانا یہ اعتدال فطرت کے احترام کی بنیاد ہے۔

بے جا خرچ سے اجتناب

"وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"[38]
قدرتی وسائل کا بے جا استعمال توازن کو بگاڑ دیتا ہے۔

امانت اور خلافت کا اصول

"إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"[39]
انسان زمین کا خلیفہ ہے، مالک نہیں — اس لیے اسے زمین کی امانت کی حفاظت کرنی چاہیے۔
اس جانشینی کا مقصد نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق انسان کا ماحول کے ساتھ کارکردگی اور برتاؤ کا امتحان

ہے، جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

ان الدنیا خلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا قناظرا کیف تعلمون۔[40]

"دنیا شریں اور سر سبز و شاداب ہے۔ اور اللہ نے تمہیں اپنا جانشین بنایا ہے تاکہ یہ دیکھے تمہارا طرز عمل کیسا ہے۔"

فطری توازن کی بحالی میں انسان کا کردار

درخت لگانا اور جنگلات کی حفاظت کرنا

اسراف اور آلودگی کی کمی کے لیے کوشش کرنا

صاف پانی اور فضا کے استعمال میں احتیاط

ماحولیاتی قوانین کی پابندی

اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا. اسلام میں درخت لگانا صدقۂ جاریہ قرار دیا گیا ہے۔

یہ عمل براہِ راست فطری توازن کی بحالی میں مددگار ہے۔ فطری توازن کائنات کے نظام کا بنیادی اصول ہے۔ قرآن مجید ہمیں سکھاتا ہے کہ انسان اور فطرت کے درمیان تعلق عدل، شکر اور امانت پر مبنی ہونا چاہیے۔ جب انسان ان قرآنی اصولوں سے روگردانی کرتا ہے تو فطرت کا توازن بگڑ جاتا ہے اور زمین تباہی کی طرف بڑھتی ہے[41]۔ للذا ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں توازن، اعتدال اور ذمہ داری کو اپنائے، تاکہ زمین ایک بار پھر امن، صفائی اور سرسبزی کا گہوارہ بن سکے۔

خلاصۃ البحث:

زیرِ نظر مقالہ گلوبل وارمنگ کے اسباب، اثرات اور اسلامی تناظر میں ان کے تدارک کا احاطہ کرتا ہے۔ مقالے کے مطابق گلوبل وارمنگ کی بنیادی وجہ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر مضر گیسوں کا بڑھتا ہوا تناسب ہے، جو انسانی سرگرمیوں بالخصوص ایندھن کے بے جا استعمال اور جنگلات کے کٹاؤ کا نتیجہ ہے۔ اس کے نتیجے میں موسمیاتی تغیرات پیدا ہو رہے ہیں، گلیشیئرز پگھل رہے ہیں اور سمندروں کی سطح بلند ہو رہی ہے، جس سے ساحلی آبادیوں اور زراعت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے، اللہ تعالیٰ نے زمین کو "میزان" (توازن) پر پیدا کیا ہے۔ مقالہ واضح کرتا ہے کہ ماحولیاتی خرابی دراصل اللہ کے مقرر کردہ توازن سے تجاوز اور "ارساف" کا نتیجہ ہے۔ قرآن مجید میں انسان کو زمین پر اللہ کا "ہفیلخ" قرار دے کر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اسفاد (آلودگی اور تباہی) سے بچے اور زمین کی االصح کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں شجرکاری کو "دصہقۃ جاریہ" قرار دیا گیا ہے، جو ماحولیاتی تحفظ کے لیے ایک طاقتور ترغیب ہے۔ آرٹیکل میں پانی کے استعمال میں اعتدال پر زور دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام بہتے دریا کے کنارے بھی فضول خرچی سے روکتا ہے۔ مقالے میں موسمیاتی ہجرت (Climate Migration) اور معاشی دباؤ جیسے جدید سماجی مسائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ماحولیاتی تحفظ محض ایک سائنسی ضرورت نہیں بلکہ ایک االخیقی اور مذہبی فریضہ ہے۔ آرٹیکل اس بات پر زور دیتا ہے کہ حل صرف ٹیکنالوجی میں نہیں بلکہ انسانی رویوں کی تبدیلی میں ہے؛ یعنی لالچ اور اسراف کی جگہ قناعت، ذمہ داری اور فطرت کے احترام کو دی جائے۔ اگر انسانیت ان قرآنی اصولوں پر عمل کرے تو زمین کو دوبارہ امن اور رسزبی کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔

نتائج البحث:

1. گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلی محض قدرتی عمل نہیں بلکہ انسانی اعمال اور وسائل کے بے جااصحتسال کا نتیجہ ہیں۔
2. اسلامی فلسفہ "الحفتِ اریض" انسان کو کائنات کا مالک نہیں بلکہ ایک ذمہ دار احمظف (امین) قرار دیتا ہے۔
3. کائنات کا نظام ایک نازک توازن "زیمام" پر قائم ہے، جس میں معمولی مداخلت بھی بڑے ماحولیاتی بحران کا سبب بنتی ہے۔
4. اسلام میں ماحولیاتی تحفظ، صفائی اور شجرکاری کو ثواب اور "البعدت" کا درجہ حاصل ہے۔
5. موجودہ ماحولیاتی بحران کا حل جدید سائنسی اقدامات کے ساتھ ساتھ االخیقی رویوں کی تبدیلی اور "ادتعاک" (اعتدال) میں پنہاں ہے۔

تجاویز و سفارشات (Suggestions)

1. تعلیمی اداروں اور مذہبی مراکز میں "اموحایلیت آآگیہ" کو دینی و دنیاوی نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے۔
2. شجرکاری کی مہم کو قومی اور مذہبی فریضہ سمجھ کر ہر فرد کم از کم ایک پودا لگا کر اس کی پرورش کی ذمہ داری اٹھائے۔
3. صنعتی فضلے اور آلودگی کو کنڑول کرنے کے لیے اسلامی اصولِ االصح (عدمِ فساد) کے تحت سخت قوانین وضع کیے جائیں۔
4. پانی، بجلی اور خوراک کے استعمال میں "ارساف" (فضول خرچی) سے بچنے کے لیے عوامی سطح پر شعوری مہم چلائی جائے۔
5. ماحولیاتی تحفظ کے لیے کام کرنے والے اداروں کو علماء کرام کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے تاکہ عوام کو مذہبی ترغیب کے ذریعے اس مہم میں شامل کیا جاسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1Sayyid Ḥusayn Naṣr, *Insān aur Fiṭrat: Jadīd Insān kā Rūḥānī Buḥrān* (Islāmābād: Idārah Taḥqīqāt-i Islāmī, 1990), 45.
2 Fazlun Khalid, *ʿAlāmat-i Zamīn: Islām aur Māḥoliyātī Buḥrān* (London: One World Publications, 2002), 12.
3William P. Cunningham and Mary Ann Saigo, *Environmental Science: A Global Concern* (New York: McGraw-Hill, 2002), 448.
4 . Surah Fatir 35:39.
5 Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *al-Jami' al-Sahih* (Dar al-Islam, Riyadh, 2008), 1/365.
6 . Al-Bukhari, *al-Jami' al-Sahih*, 1/365.
7 Surah al-A'raf 7:56.
8Ibn Kathir, *Tafsir al-Qur'an al-'Azim* (Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2004), 3/150.

9 Muhammad Zaghlool al-Najjar, al-Qur'an wa al-Bī'ah (Cairo: Nahdat Misr, 2005), 110.
10Surah al-Rūm 30:41.
11Surah al-Aḥzāb 33:72.
12Surah al-Raḥmān 55:7–8.
13Surah al-Isrāʾ 17:27.
14Al-Bukhari, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, 1/367.
15Al-Bukhari, al-Adab al-Mufrad (Riyadh: Dār al-Salām, 2003), hadith no. 479.
16 Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī, Sunan Ibn Mājah (Dār al-Salām, Riyadh, 2008), 1/333.
17Ziauddin Sardar, Mustaqbal-e-Islam (New York: Anthem Press, 2011), 202.
18 Monzer Kahf, Islamic Economics (Jeddah: IDB Press, 1994), 67.
19 Owen McIntyre, International Law and the Environment (Cambridge: Cambridge University Press, 2007), 33.
20 - Cunningham and Saigo, Environmental Science, (New York: WCB McGraw-Hill Companies, 7th Edition), 448
21Surah al-Baqarah 2:30.
22 Surah al-Rum 30:41.
23 Surah al-Rahman 55:7–8.
24Surah al-A'raf 7:31.
25Al-Ghazali, Ihya' 'Ulum al-Din, trans. Nadim al-Wajidi (Karachi: Dar al-Ishaat, 2001), 3/210.
26Surah al-Anbiya 21:30.
27 Surah al-Aʿraf 7:56.
28Surah al-Ahzab 33:72.
29Taha Jabir Al-Alwani, Towards a Maqasid al-Qur'an: A Thematic Study (Herndon: IIIT, 2005), 154.
30 Surah al-Waqiʻah 56:63–64.
31 Surah al-Baqarah 2:222.
32Harun Yahya, Fiṭrat ke 'Ajā'ibāt aur Allāh ki Ḥamd (Istanbul: Global Publications, 2002), 180.
33Zafar Ishaq Ansari, Islamic Ṭarz-e-Ḥayāt (Islamabad: IRI, 2006), 178.
34Surah al-Rahman 55:7–8.
35Fakhr al-Din al-Razi, al-Tafsir al-Kabir (Cairo: Maktabah Tawfiqiyyah, 2008), 29/45.
36 Surah al-Rum 30:41.
37 Surah al-Baqarah 2:143.
38 Surah al-Aʿraf 7:31.
39 Surah al-Baqarah 2:30.
40- Waram Ibn Abi Firas, Masoud Ibn Isa, Collection Waram, vol. 1, p. 129
41Yusuf al-Qaradawi, al-Islam wa al-Bi'ah (Cairo: Dar al-Shuruq, 2001), 92.